تحریروں کو "افسانے" قرار دینا' جیلانی سے انصاف نہ ہو گا۔ "نوید بہار" ہجرت رسولؐ کا واقعہ ہے۔ چند نظارے محض ایک بیانیہ ہے' موجودہ ماحول اور نظام تعلیم پر بے اطمینانی کا ایک تاثر--- آخری خاکہ نما تحریر کا موضوع سید مودودی کی شخصیت ہے۔ ان غیر افسانوی تحریروں میں بھی جیلانی کا مخصوص اسلوب اور بانداز دگر بات کرنے کا ڈھنگ نمایاں ہے مثلاً: ۱۹۴۲ میں پہلی مرتبہ مجھے محسوس ہوا کہ گرمی حیات کیا ہوتی ہے؟ ۱۹۴۳ کے اجتماع دار الاسلام میں شرکت کے لیے جب میں گھر سے چلا تو یوں محسوس ہو رہا تھا گویا دنیا و مافیہا سب کچھ ہیچ ہے۔ میری زندگی میں مولانا داخل ہوئے تو مجھے یوں لگا جیسے تاریک کوٹھڑی کا دریچہ کھل گیا ہو اور سیاہی میں لپٹی ہوئی ہر چیز نمایاں ہو گئی ہے۔ پھر درد و سوز کے معنی بھی ابھر آئے۔ معلوم ہو گیا کہ جدوجہد اور حرکت کیا ہوتی ہے۔ لوگ کہتے تھے تم پاگل ہو گئے ہو' لیکن یہی پاگل پن ' زندگی بلکہ حاصل زندگی تھا"۔ ایک مثال اور: "اب میری ہڈیوں میں ٹھنڈک اتر چکی ہے اور میں اس درخت کے مشابہ ہوں جو اپنی استعداد کے مطابق پھل دے کر کٹنے کا منتظر ہو۔ میں نے جو کچھ بھی کیا تاریخ کے بحر بے کراں میں اس کی حیثیت صحرا میں ریت کے ذرے سے بھی کم ہو گی۔ میں مر گیا تو چند برس بعد شاید میری قبر کا نشان بھی نہ ملے' لیکن نسلیں اس وقت بھی تفہیم القرآن پڑھ رہی ہوں گی"۔ (ر-ه)

پیغمبر عالمؐ : مولانا عبد المبین منظر۔ ادارۃ البحوث الاسلامیہ' جامعہ سلفیہ' بنارس۔ صفحات: ۸۶۷۔ قیمت: درج نہیں۔ محنت سے تیار کردہ سیرت نگاری کے زریں سلسلے کی ایک تازہ کڑی۔ دیباچہ نگار مولانا عبد الرؤف رحمانی کے بقول' مولف نے واقعات کی تحقیق اور سنین کے تعین میں پوری عرق ریزی فرمائی ہے۔

عورت کو میراث سے محروم رکھنا ظلم ہے: مولانا محمد یوسف قریشی۔ موتمر المصنفین' جامعہ اشرفیہ' پشاور۔ صفحات: ۳۲۔ قیمت: درج نہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک مفید کوشش۔ مولف نے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ کچھ لوگ نماز' حج اور چلوں کا اہتمام کرتے ہیں' مگر دو باتوں میں شریعت کا پاس نہیں کرتے' اول: محلات کی تعمیر میں مسرفانہ اور ظالمانہ اخراجات' دوم: اللہ کے احکام کو ٹھکراتے ہوئے وراثت میں عورتوں کو حصہ۔